گلدستہ فوائد

یعنے

لکچر نہم و دہم جناب نواب صدر الدین حسین خانصاحب

رئیس بروڈہ

مصنف کتاب گلدستہ علوم و گلدستہ تمیز و گلدستہ منافع وغیرہ

باہتمام خاکسار منشی تیغ علی

در مطبع احمدی بمبئی طبع شود

فہرست مضامین کتاب ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
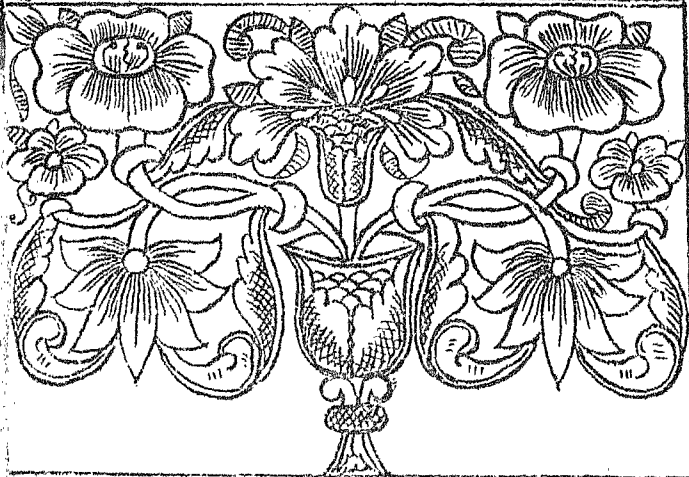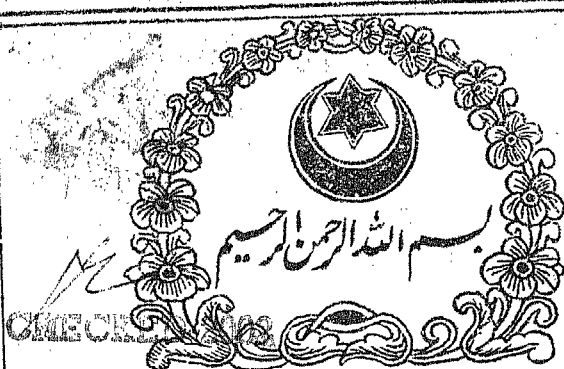
لیکچر نمبر نہم منعقدہ جلسہ شوال سنہ ۱۳۱۷ ہجری

انجمن اسلام شہر نوساری

شعر

ہر بشر کو خاک کا پتلا نہ سمجھو غافلو
ایک ہی صورت ملی ہے خاک اور اکسیر کو

پیارے دوستو۔ خاک ایسی چیز ہے کہ اوسے ہر شخص ہر وقت
پاؤن کے نیچے روندتا رہتا ہے اور اکسیر ایسی چیز ہے کہ جسکی
ایک چٹکی بہت سے تانبے کو فوراً سونا بنا دیتی ہے۔ پس خاک
اور اکسیر کی شکل ایک ہی ہے۔ مگر اسمین اور اوسمین زمین آسمان کا
فرق ہے۔ اکسیر کی خواہش مین ہزارہا انسان اپنی زندگی
کو برباد کرتے ہین دربدر خاک چھانتے ہین جنگل جنگل صحرا صحرا اوسکی

تلاش میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں مگر وہ میسر نہیں آتی پس انسان
بھی اگرچہ صورت و شکل میں سب انسان ہیں مگر جنکو واقعی انسان
کہنا چاہیئے اور جو کہ اکسیر کے سے خواص رکھتے ہیں اونمین اور
دوسرے انسانوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ خاک اور اکسیر
میں فرق ہے خدا نے حیوانوں اور انسانوں میں کس بات کا
فرق رکھا ہے۔ صرف عقل کا۔ عقل ہی سے انسان تمام دوسری
مخلوقات پر ممتاز اور سرفراز گنا جاتا ہے اور عقل ہی کے حاصل
کرنے سے انسان۔ انسان کہلاسکتا ہے۔ ورنہ انسان نہیں
جیسا کہ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

آنکہ می بینی خلاف آدم اند نیستند آدم غلاف آدم اند

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَوَّلُ
مَاخَلَقَ اللہُ عَقْلُہٗ۔ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ۔ یعنے اول
جو چیز خدا نے پیدا کی وہ عقل ہے۔ اور اول جو چیز خدا نے
پیدا کی وہ نور میرا ہے۔ مطلب اس سے یہ ہے کہ سب سے
پہلے خدا نے ان دو چیزوں کو پیدا کیا پھر تمام آسمان
و زمین اور جملہ جہان کو پیدا کیا۔ تو اس سے ثابت ہوا
کہ عقل کا مرتبہ خدا کے نزدیک بہت بڑا ہے

جیسا کہ نور کا مرتبہ بڑا ہے کیونکہ عقل بھی خدا کا نور ہے اور جبکہ یہ نور انسان کو عطا ہوا تو انسان کا بھی مرتبہ بڑا ہوا چنانچہ پروردگار عالم فرماتا ہے

وَاِنّی جَاعِلٌ فِی الاَرضِ خَلِیفَہ

یعنے میں نے آدم کو زمین پر اپنا نائب اور خلیفہ ٹھہرایا مگر یہان یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عقل کہان سے حاصل کریں کیا وہ کہیں مول بکتی ہے۔ تو اوسکا جواب یہ ہے کہ عقل حاصل کرنے کا ذریعہ علم ہے اور علم اس زمانے مین بہت سستا ہے اور بہت ترقی پر ہے۔ اگر مین اس بات کو چھیڑنا چاہون کہ علم کسقدر سستا ہے اور علم کسقدر ترقی پر ہے تو مجھے اون باتون کے کہنے کی فرصت نہ ملے۔ ہان جبوقت آپ اوسے حاصل کروگے تو آپ کو میری بات کا پورا یقین ہو جائیگا کہ علم پہلے کتنا مہنگا تھا اور اب کتنا سستا ہوگیا اور علم پہلے کتنا محدود تھا اور اب کتنی وسعت اور ترقی پیدا کر لی؟

یہان تو یہ بات ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ ہماری قوم انسانون مین شمار کرنے کے قابل ہے یا نہین؟

پھر یہ بات بڑے ثبوت اور دعوے کے ساتھ پیش کرنی

ہے کہ ہماری قوم مسلمانوں مین شمار کرنے کی قابل بھی ہے یا نہین
اور مین اس بات کو اسطرح ثابت کرونگا کہ ہر شخص خواہ
بچہ ہی کیون نہو اپنی سمجھ کو کام مین لائے اور بنظر انصاف اور
سچائی سے غور کرے تو فوراً اس بات کو تسلیم کرے اور اس سے
انکار کرنے کا راستہ باقی نرہے۔
مین پہلے کہہ چکا ہون کہ ہم انسان کو انسان جب ہی تسلیم
کرین گے کہ وہ عقل رکھتا ہو اور عقل علم سے حاصل ہوتی ہے
پس جب ہماری قوم مین عقل اور علم نہین تو ایسی قوم کو انسان
کہنا سراسر خطا اور صریح نادانی ہے۔ اگر آپ یون کہین کہ
تمام قوم کو کیون ملاتے ہو۔ قوم مین تو عالم و فاضل بھی موجود
ہین تو میری غرض یہ ہے کہ قوم مین عالم و فاضل اسقدر کم
ہین کہ جنکے نام ہم انگلیون پر گن سکتے ہین پس یہ قلت النشاذ
کا المعدوم کے موافق ہے اور انکا ہونا نہ ہونے مین شمار ہوسکتا
ہے"
تم یہ نہ سمجھو کہ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ گجراتی۔ مرہٹی انگریزی
پڑھ لینے والا عقلمند ہے اور عالم ہے۔ ہرگز نہین جو لوگ اس
بیہودہ خیال مین پڑے ہین سخت دہوکہ کھاتے ہین۔ جو کسی

زبان

زبان کو علم سے تعبیر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ علم فارسی علم انگریزی علم گجراتی - اسے بھائیو یہ زبانین ہین علم نہین - البتہ یہ علم حاصل کرنیکا زینہ ہین اور جو زینہ پر چڑھ گیا وہ علم کے بالاخانے مین داخل ہوسکتا ہے اگر شوق رکھتا ہو اور کتابون کے مطالعہ مین مشغول ہوجاے ۔

حکیمون دانشمندونکا قول ہے کہ انسان جسوقت دنیا مین قدم رکھے تو جس جس چیز پر اوسکی نگاہ پڑتی جاے اوسکی حقیقت سے واقف ہوتا جاے تب ہی وہ انسان بن سکتا ہے ورنہ حیوان مطلق ہین اور اوہین کچھ فرق نہین مثلاً ہم زمین پر چلتے پھرتے ہین تو ہم کو واقف ہونا چاہئے کہ یہ زمین کتنی لمبی چوڑی ہے اسکا کنارہ کہان ہے اسمین کون کون سے ملک ہین کیسے کیسے شہر ہین کیا کیا مذہب ہین کس کس کی حکومت ہے پس اسکا نام علم جغرافیہ ہے پھر ہماری نظر آسمان پر پڑتی ہے اور ہم کو چاند سورج ستارے نظر آتے ہین کبھی رنگ برنگ کی کمان نظر آتی ہے کبھی بادل دیکھتے ہین کبھی بارش کبھی سردی کبھی گرمی تو ہم کو معلوم کرنا چاہئے کہ یہ کیا چیزین اور انکے پیدا ہونے کی کیا کیفیت ہے تو اسکا نام علم ہیئت ہے پھر ہماری

نظر قسم قسم کے جانورون پر پڑتی ہے جنمین سے ہزارون جانور ہمارے
کام آتے ہین تو ہمکو اونکے حالات سے آگاہ ہونا چاہئے اور اسیکا
نام علم حیوانات ہے اسیطرح نباتات کا علم اور جمادات کا علم
ہے اور آگ ہوا پانی کا علم ہے کہ جسکے حاصل کرنے سے انسان
عقل کا پتلا بن جاتا ہے اور ایسی کرامتین دکھاتا ہے کہ جسکو
اصطلاح عام مین ریل گاڑی اور آگبوٹ اور تار برقی کہتے
ہین ۔ دیکھو پروردگار عالم بھی ہمین کیا ارشاد فرماتا ہے

اَفَلَا یَنظُرُونَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ ۔ وَاِلَی
الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ

ترجمہ

نظر کرو طرف اونٹ کے کہ کیسا پیدا کیا ہم نے اور طرف آسمان کے
کیسا بلند کیا اور طرف پہاڑونکے کہ کیسا نصب کیا اور طرف زمین کے کیسی بچھائی ہے

نظر کرو کے یہ معنی نہین ہین کہ آنکھون سے دیکھو ۔ کیونکہ آنکھون سے
تو ہم سدا دیکھتے ہی ہین آسمان و زمین اور پہاڑ اور اونٹ رات
دن ہماری نظرون کے سامنے ہی رہتے ہین نظر کرو کے معنی یہ ہین کہ
اوسکی حقیقت دریافت کرو اوسکے حالات معلوم کرو اوسکی
کیفیتون سے آگاہ ہو اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کاملہ و حکمت

بالغہ کی باریکیون پر غور کرو اور سمجھو اور بوجھو تاکہ اسرار قدرت کے تم پر کھلین اور تم کو معلوم ہو کہ انکا پیدا کرنے والا کیسا قوی اور طاقت ور ہے اور انکا انتظام رکھنے والا کیسا حکیم اور عقلمند ہے۔ غرضکہ الی الابل کیف خلقت سے یہ مراد ہے کہ علم حیوانات کا حاصل کرو اور الی السماء کیف رفعت سے مراد ہے کہ علم ہیئت کا حاصل کرو اور الی الجبال کیف نصبت سے مراد ہے علم جیالوجی کو حاصل کرو اور الی الارض کیف سطحت سے مراد ہے کہ علم جغرافیہ حاصل کرو مختصر یہ کہ جو کچھ تم دیکھو صرف نظر سے دیکھ نہ لیا کرو۔ ایسا تو جانور بھی دیکھ لیتے ہین کیونکہ اونکو بھی خالق نے دو آنکھین عطا کی ہین۔ بلکہ عقل کی آنکھ سے دیکھو یعنے اوسکی کیفیت اور حقیقت سے آگاہ ہو چنانچہ کئی جگہ اسبابت کا اشارہ کلام الٰہی مین موجود ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ قُلِ انْظُرُوْا مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ یعنے کہدے اے نبی) کہ نظر کرو اور دیکھو اون چیزون کو جو آسمان وزمین مین ہین مگر افسوس کہ ہماری حالت جانورون کے مشابہ ہے بقول شاعر ؎

یہ دیوارین اپنی جو پیش نظر ہین وہی اپنے نزدیک حد بصر ہین

ہین تالاب مین مچھلیان کچھ فراہم   وہی اونکی دنیا وہی اونکا عالم

صاحبو علم جغرافیہ و ہیئت و علم نباتات و جمادات و حیوانات
و علم آب و علم ہوا و علم برق یعنے آتش وغیرہ کا تو آپ حال
سُن چکے مگر اسکے علاوہ اور بھی علوم ایسے ہین کہ جنکا جاننا
ہر انسان کے لئے نہایت کار آمد اور مفید ہے چنانچہ ایک
اونمین سے علم معاشرت ہے کہ جس سے گھر بار کے انتظام کا
سلیقہ آتا ہے - دوسرے علم سیاست ہے کہ جس سے سلطنت
اور حکومت کے انتظام کی تدبیرین معلوم ہوتی ہین تیسرے
علم قانون ہے کہ جسکی رو سے کچہریون کے مقدمات کو آدمی سمجھنے
لگتا ہے اور دیوانی و فوجداری کے جھگڑے بکھیڑون کو طے
کر سکتا ہے - چوتھے علم اخلاق ہے کہ اوسکا حاصل کرنے
والا اچھے عادات سے نیک و بد کو پہچان لیتا ہے اور بُری عادتون
سے نفرت کرنے لگتا ہے اور پانچوین علم معاد ہے یعنے علم
شریعت و علم الٰہی کہ جس سے اپنے مذہب کی خوبیان اور
اوسکی بنیاد کو سمجھتا ہے اور احکام امر و نہی سے واقف ہوتا
ہے - چھٹے علم معیشت ہے کہ جسکو حاصل کرنے سے تجارت
زراعت و دستکاری کے معلوم ہوجاتے ہین اور اسکا جاننے والا

کبھی معاش کی جستجو میں حیران و سرگردان نہیں ہونے پاتا۔ میں دیگر تمام علوم کے ذکر کو چھوڑ کر صرف اس علم کے چند اصول کو بیان کرتا ہوں۔

اس علم میں چھ راستے دولت کمانے کے بتائے گئے ہیں جنمیں سے چار بہتر ہیں وہ یہ ہیں۔ ایک زراعت۔ دوم تجارت سوم حرفت۔ چہارم ملازمت۔ اور دو راستے جو بدتر ہیں وہ یہ ہیں ایک بدمعاشی دوم گداگری۔ زراعت کے متعلق یہ بیان ہوتا ہے کہ کسقدر زمین کے کھیت سے انسان کی گذر اوقات ہو سکتی ہے۔ زمین کی خاصیتیں کیا ہیں۔ اوسکی پیداوار میں ترقی کسطرح کی جاسکتی ہے وغیرہ وغیرہ دوم تجارت کے متعلق یہ بیان ہوتا ہے کہ آدمی اگر سو دو سو روپیہ سے تجارت شروع کرے تو کونسی قسم کی تجارت کرے اور اگر ہزار دو ہزار سے تجارت شروع کرے تو کیا ڈھنگ اختیار کرے اور اگر بغیر ایک پیسہ و پائی کے خالی ہاتھ کہیں پردیس میں جا نکلے تو کیونکر دولت پیدا کرکے اپنے کو آسودہ حال بنائے۔ اس بارہ میں بہت سے بڑے بڑے لکھپتی کروڑپتی دولتمندوں کے اقوال اور حالات وغیرہ بیان ہوتے ہیں کہ

جنھون نے نہایت غربت اور مفلسی کی حالت سے بڑی بڑی اعلی درجے کی ترقیان حاصل کین ؟

سوم حرفت کے متعلق یہ بیان ہوتا ہے کہ حرفت یعنے نجاری وسناری وآہن گری ومعماری وغیرہ جسقدر حرفے ہین اسمین کس حرفہ سے کونسا حرفہ بہتر ہے کس مین زیادہ محنت ہے اور کس مین زیادہ آسانی ہے اور کس مین زیادہ آمدنی ہے تاکہ معیشت کا طالب اپنی مرضی اور خواہش کے موافق جس ہنر اور جس پیشہ کو چاہے اختیار کرے ۔

چہارم صیغہ ملازمت ہے اگر اس صیغہ پر نظر ڈالی جائے تو یہ صیغہ بھی نہایت وسیع نظر آتا ہے کہ جسمین ہزارون قسم کی نوکریان اور سیکڑون قسم کے مدارج کے خواب نظر آنے لگین - ملٹری - ریونیو سٹیلمنٹ - آبکاری - میڈیکل ورناکیولر - جوڈیشل - سینس - پوسٹ - ریلوی - انجنیری سیول سپاہی - وغیرہ

پھر ہمارے مسلمان بھائیونکا یہ حال ہے کہ جہر پھر کے لیس یا پٹے والے کی جگہہ اختیار کرنے کے سوا اونکو کوئی نوکری نظر ہی نہین آتی - بقول شخصے ملا کی دوڑ مسجد تک - اب رہی

بدمعاشی و گداگری - یہ تو یقینی بات ہے کہ جو شخص معیشت کے اون چار طریقون کو نہ جانے گا اور اوسکی وسعت کو اور اوسکی آسانیون کو نہ سمجھے گا تو وہ اوسکو دشوار ہی سمجھتا رہیگا اور اندھے کی طرح ر استون کی ناواقفیت کی وجہہ سے ادہرا ودہر بھٹکتا رہیگا جب منزل مقصود کو پہونچنے نہ پائے گا تو آخر چار ونا چار بدمعاشی کا پیشہ اختیار کریگا یا گداگری کا"

گداگری - پیٹ بھرنے کا سب سے زیادہ آسان طریقہ ہے اور گداگری اس ملک مین زیادہ بڑہتی جاتی ہے اوسکا بڑا سبب جہالت ہے جو علم معیشت کے نہ جاننے کے باعث سے ہے - اب آپ ملاحظہ کیجئے کہ بھیک مانگنا کتنی کتنی طرح سے لوگون نے اختیار کیا ہے - بھیک مانگنا کچھ اسی کا نام نہین کہ دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کرے - بلکہ پیرزادہ نبکر مریدون سے مانگ کھانا بھی بھیک ہے اور مجاور نبکر قبرون کی زیارت کرنے والون سے ٹکے وصول کرنا بھی بھیک ہے - شاعر و نکا تعریفین لکھکر امیرون کے دروازون کی خاک اوڑانا بھی بھیک ہے بھاٹو نکا کبت کہہ کہکر اور چلا چلا کر کانون کے پردے پھاڑنا بھی بھیک ہے کوئے میراثی اور ڈفالیون کا

گاتے بجاتے وردز بھٹکتے پھرنا بھی بھیک ہے جا جیونکا نشر گات
دیتے ہوئے گرد بھیک مانگنا سبکو معلوم ہے رفاعیہ مریدونکا حضرت

مشہور سرودہ اور اوسکے اضلاع مین نشان لیکر گرز کھیلتے ہوئے دف بجاتے
ہوئے عود جلاتے ہوئے ہر جمعرات کو بھیک مانگنے کے لئے ہر محلہ سے
ایک گروہ مسلمانون کا نکلتا ہے - یہ تعلیم اون کے پیر کی ہے جو رفاعیہ
خاندان کے سجادہ ہین - جن مرید ونکو یہ سجادہ صاحب نشان دیتے ہین
اون سے سالانہ فیس مقرر کرا لیتے ہین - پیر صاحب کو اپنی آمدنی سے غرض ہے
خواہ لوگ نشانون کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنائین - خواہ اوسے پوجنے کے لئے
نصب ٹھہرائین - اسلام اگر بگڑ جائے اور مسلمان اگر خراب ہو جائین تو اس
ادنہین کچھ سروکار نہین - اسپر شرارت دیکھئے کہ مریدون کو یون سمجھاتے ہین
کہ نواب صاحب حضرت پیران پیر کے منکر ہین - بے دین ہین - وہابی ہین - انکی
باتون پر دھیان نہ دینا جو تم کئے جاتے ہو وہ بہت درست ہے - دوسری شرارت
یہ کی کہ نشان بنانا جائز ہے یا نہین اور دف بجانا جائز ہے یا نہین - ایسے ایسے
سوال لکھکر مولویون سے جواز کا فتوی لیکر اوسپر مولویون کے دستخط کرا کر مریدون کو
دکھلاتے ہین - جاہل مرید سمجھتے ہین کہ پیر ہماری سچے ہین اور انھون نے نواب صاحب کے بیان
کی تردید کر دی مگر یہ اصلی سوال ہی نہین کہ کیا نشان پوجنا جائز ہے - کیا نشان لیکر
بھیک مانگنا جائز ہے - اگر یہ سوال ہوتا تو مولوی کبھی دستخط نہ کرتے مولوی بیچارے
کیا جانین کہ نشان نکالنے کا جھگڑا ہی یا پوجنے گا - بقول شخصے اگر تنہا پیش قاضی روی راضی
آئی - تیسری شرارت یہ کی کہ جاہل مریدونکو اور لڑکے شہدے لوگونکو میری عزت پر حملہ کرنے کیلئے مقرر
کیا اونکو نواب صاحب کا گالی دینا آمدنی ہے [illegible] اور اسی خوف سے ہدایت و
نصیحت چھوڑ دین - چنانچہ میرے طرفدار و شہر کے دینا میرے پیر صاحب حملہ کر چکے ہین افسوس
اونہین یہ خبر نہین کہ صدر الدین اپنی جان ہتھیلی پر لیکر ہدایت کو نکلا ہے اور مسلمانون
کو اونکے عیوب سے مطلع کرنا یہ صدر الدین کا پہلا فرض ہے - اے دوستو ! اگر دنیا مین کبھی

کے جھنڈے لیکر ہر جمعرات کو شہر کی گلی کوچہ گشت لگانا بھی بھیک ہے محرم کے مہینے مین باگھہ بندر جوگیون کے سوانگ لاکر ناچنا کودنا بھی بھیک مانگنا ہے۔ بہت بہت سے لوگ بزرگون ولیون کی مشابہت اختیار کرکے بھگوے کپڑے پہنکر تارک الدنیا بنکر عبادت وکرامت کی آڑ مین لوگون کو معتقد بناکر بھیک مانگ کھاتے ہین۔ عبادت اونکی صرف دکھانے کو اور کرامت اونکی صرف ہاتھہ چالاکی اور شعبدہ بازی ہوتی ہے۔ ورنہ ولی کو کیا ضرور ہے کہ وہ دوسرون کے بھروسہ اور پیسہ پر عبادت کرے دیکھو تذکرۃ الاولیا اور بتاؤ کہ کس ولی نے بھیکہ مانگ کر عبادت کی ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہمیشہ الفقر وفخری فرمایا کرتے تھے یعنی فقیری سے مجھے فخر ہے۔ کب بھیکہ مانگا کرتے تھے مگر یہان ولی بنکر دوسرون پر اپنا بوجھہ ڈالنا اور مفت کی روٹیان ہضم کرنے کا نام ولایت ہے غرضکہ یہ سب وارداتین اور حالتین رات دن آنکھون سے دیکھی جاتی ہین اور بھیکہ مانگنے والون کی اسقدر کثرت ہوگئی ہے کہ انسان دیتے دیتے تنگ ہوجاتا ہے بقول حالی۔

ہین رہین گدائی کی لبسنت نئی یان ۔ کوئی دو تو منگتو نکی ہے کیا کمی یان

کوئی نہین پوچھتا کہ ہٹے کٹے تندرست ہوکر کیون بھیک مانگتے
پھرتے ہو کوئی نہین بتاتا کہ آیا ان لوگون کو دینا کوئی ثواب کا
کام ہے یا محض فضول اصراف ہے۔ مین نے اجمیر شریف اور
دہلی کی زیارتون پر مجاورون کی ایسی کھینچ تان دیکھی اور ایسی
دہمکیان کھائین کہ عمر بھر یاد رہینگی جو شخص کہ ایکبار بھی انکے
ہاتھون سے تنگ آتا ہے تو آیندہ کبھی زیارت کا قصد نہین
کرتا بلکہ دور ہی سے فاتحہ پڑہکر بھاگتا ہے۔ اجمیر مین مجاورون
کے سات سو گھر ہین اگر ایک دو مجاور ہون یا دس بیس بھی ہون
تو البتہ اونکا گذر نہایت عیش و آرام سے اور فراغت و اطمینان
سے ہو سکے مگر اسقدر انبوہ کثیر فقط زائرین کی جیبین ٹٹولنے
سے کام رکھے تو اونکی ذلیل زندگی اور بدبختی کا کہان ٹھکانا
لگے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک روٹی دس بھوکون کو کفایت کرے؟
پس جب یہ ممکن نہین تو یہ کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ سو سو دو دو
سو آدمی ایک ایک قبر پہ مجاور بنکر بیٹھ جائین اور زائرین کا
پیسہ اونکا ذریعہ معاش ٹھہرے۔ اجمیر مین مسجد شاہجہانی کی نو
محرابون مین عرس کے ہنگامہ پر مولوی جگہہ جگہہ کھڑے ہو کر
وعظ کرتے ہین مگر مین نے کبھی یہ وعظ ہی نہین سنا کہ مجاورونکو

جنکی اولاد ایک سے ہزار ہوگئی اور ہزار سے لاکھ ہونے والی ہے
معیشت کے راستے بتائیں بھیک مانگنے اور گداگری کے خیالات
سے نفرت دلائیں اسکے حرام اور ناجائز اور معیوب ہونے میں
قیل وقال کریں اور زائرین کے جان ومال کو انکے پنجۂ تسلط سے
بچائیں افسوس۔ شعر مولوی کیا مالوی ہیں ذات کی
فی الحقیقت بیل ہیں گجرات کے ٭ یہان ذکر معیشت کا ختم
ہوا۔ اب پھر میں اپنے پہلے ذکر پر رجوع کرتا ہوں۔

ہماری قوم کے بچے جسوقت اسکولوں میں کسی زبان کو
سیکھتے ہیں تو انہیں کئی علوم مختصر مختصر سبق ضرور دیے جاتے
ہیں جیسے کہ تواریخ جغرافیہ ہیئت اور اخلاق و نباتات و
جمادات وحیوانات و انشا وشاعری وصرف ونحو وحساب
وغیرہ اور وہ سبق اسی لئے دیے جاتے ہیں کہ طالب علمی
سے فارغ ہوکر جب اسکول سے علحدہ ہوں گے خود ان تھوڑے
حاصل کئے ہوئے علوم کو پورا کرنے کو انکا شوق رہنمائی
کریگا اور کسی لائبریری میں نام داخل کر کے یا کتابیں خرید کر
اپنا وقت اسی اچھے اور مفید شغل میں صرف کریں گے اسکول
میں اتنا وقت کہاں کہ ہر علم کو پورا حاصل کرایا جائے وہاں

تو صرف مزہ چکھایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اقسام اقسام کے لذیذ کھانوں اور پکوانوں سے ایک ایک چمچہ کیبکو کھلایا جائے تاکہ وہ سب کھانوں کی اقسام سے واقف ہو جائے پھر جس چیز کو طبیعت چاہے اور جس قسم کا کھانا پسند آئے وسے پکوائیے اور سیر ہو کر کھائیے"

مگر ہماری قوم کے بدنصیب بچے جب اسکول سرٹیفکٹ حاصل کر کے نکلتے ہین تو پھر کسی کتاب کو ہاتھ مین پکڑنا گناہ سمجھتے ہین۔ اور کسی علم سے بھی جو کہ اونھون نے اسکول مین پڑھا تھا سروکار نہین رکھتے اور فائدہ اوٹھانا نہین چاہتے"

عقل اور علم ہی ہین کوسون دور صحبت بد سے ہین بہت مجبور

اگر علم حساب ہی پر خیال کیجئے کہ یہ علم کس لئے سکھایا جاتا ہے اور اسکے کیا فائدے ہین؟ اسکے یہ فائدے ہین کہ اپنے دین لین پر غور کرین اپنی آمدنی اور خرچ کا حساب دیکھین اپنے نفع و نقصان سے واقف ہون۔ مگر مین نے کسی لڑکے کو اسکول سے نکلکر اتنا سمجھدار نہ پایا کہ وہ اپنے اباجان کو قرضداری کی مصیبت اور بیاج کے نقصان سے واقف کرتا اور ہاتھ جوڑکر عرض کرتا کہ اے قبلہ و کعبہ آپکی

تنخواہ دس روپیہ ہے اور مین میری اور ہمشیرہ کی اور والدہ
کی اور آپ کی - چار شخصون کی نہایت تنگی سے گذر ہوتی ہے
اگر خوش قسمتی سے مجھے بھی نوکری میسر آئی تو پانچ سات روپیہ
مین بھی لے آؤنگا مگر یہ رقم اور آمدنی ایسی نہین ہے کہ جسپہ
چار سو پانسو روپیہ قرض لیکر آپ میرا بیاہ کر دین - کیونکہ
دس روپیہ مین ہم تین چار شخص گذر کرتے ہین پھر بہو آوے گی
تو پانچ آدمی ہو جاوین گے پھر اگر بچے بالے ہوے تو قبیلہ
بڑہ جاویگا اوسوقت ہم کیا کھائین گے اور کیا پہنینگے اور
کیا بنئے کو دین گے اور یہ قرض کیونکر ادا ہوگا اور کتنی
مدت مین ادا ہوگا - دیکھئے آپ شادی کے ساتھ
خانہ بربادی بھی کرتے ہین - اس رسم کی فضول خرچیون سے
سُکھ مفقود اور دکھ موجود ہوگا"

در گذرا مین ملاپ سے بیٹے کہا نکا پیار
پھیلا کے پاؤن ہاتھ گلے مین نہ ڈالئے

مین ننگ خاندان و آوارہ خانمان نے بھی علم پڑہکر خاک
مین ملایا تو دوسرونکو کس منہ سے الزام دون (میرے سر سے
باپ کا سایہ تو خرد سالی مین اوٹھ چکا تھا) میری والدہ معظمہ

مکرمہ نے مجھے علم پڑھایا تو ضرور اس غرض سے پڑھایا کہ مین
اپنے نفع و نقصان کو سوچون مگر میری سترہ اٹھارہ سال کی
عمر مین چالیس ہزار روپیہ خرچ کرکے میری شادی کی گئی
تو مین نے اوس فضولخرچی کی پرواہ نہ کی اور اوسوقت
کچھ والدہ صاحبہ کو نہ سمجھایا نہ خود سمجھا جب چارون طرف
سے مصیبت کے پہاڑ آگرے تب ہوش آیا اور آنکھین کھلین
کہ ہان یہ کام برا تھا اور برا کیا صاحبو مین اپنی تمام عمر مین بھی اتنی
دولت اگر اپنی ذات اور محنت سے پیدا کرنا چاہون تو نہین پیدا
کرسکتا جتنی کہ لڑکپن مین میرے پیچھے صرف کی گئی

شعر

فضول صرفِ نکاح و شادی مین یہ مثل گرہون بجا ہر
بلایا افلاس گھر مین اپنے خوشی سے باجے بجا بجا کر

صاحبو مین اپنی ٹھوکرون کو بر سر مجلس اسلئے بیان کرتا ہون تاکہ
لوگ ان سے بچین کیونکہ قصص الاولین موعظۃ الآخرین یعنے
اگلے کو ٹھوکر لگتی ہے تو پچھلا ہوشیار ہوجاتا ہے۔ ہماری قوم مین
جسقدر رسمین ہین اون مین سے اکثر ایسی ناقص اور بیہودہ
ہین کہ جو ہمکو کبھی نپنپنے نہین دین گی سیکڑون ہزارون
گھر اجڑ گئے مگر بھائیون کو سمجھ نہ آئی کہ آخر جان بوجھکر کیون

اندھے بنے جاتے ہین اور باوجودیکہ تمام شنخی بتیون نے
رکر کری کردی اب کس برتے پر شنخی کی دون لیتے ہین ؟؟
پس اب زیادہ اس بات کے سمجھانے کی ضرورت نہین
رہی کہ ہم لوگ بالکل بے عقل اور پورے وحشی اور سراسر
جانگلو اور سچ مچ احمق و بے وقوف ہین - ہمارے دیوانہ پن
مین کوئی شک نہین - مرد و عورت سب کے سب پاگل ہین
ایسون کی گنتی ذکہ جنکے عقل اور علم کی یہ حقیقت ہے ۔
انسانون مین کرنا فاش غلطی ہے !!
کیا ایسے آدمی کو انسان کہین جو علم سے کورا اور عقل سے معری ہو
کیا ایسے آدمی کو انسان کہین جو اپنے نفع و نقصان کو نہ پہچانے -
کیا ایسے آدمی کو انسان کہین جو لوگون کو کنوے مین گرتا ہوا
دیکھے تو آپ بھی ڈوب مرے - دوستو انسانون کے
یہ کام ہرگز نہین انسان تو وہ کہ جنہین خدا اشرف المخلوقات
فرماتا ہے اور انسان تو وہ ہین جنہین خدا اپنا نائب اور خلیفہ
ٹھہراتا ہے انسانون مین اور ان لوگون مین اتنا فرق ہے
جتنا کہ اکسیر مین اور خاک مین فرق ہے ۔ چہ نسبت خاک را
با عالم پاک -

اب رہی یہ بات کہ ہماری قوم مسلمان ہے یا نہین
تو یہ بھی ابھی ظاہر ہوا جاتا ہے آپکو اتنا تو معلوم ہے کہ
اسلام کے پانچ ارکان ہین۔ کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔
کلمے کے معنی یہ ہین کہ کوئی عبادت کے لائق نہین سوائے
اللہ کے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے بھیجے
ہوے بندے اور رسول ہین اور کلمہ کی شرط یہ ہے کہ دلسے
سچ جانے اور زبان سے اقرار کرے تب ہی مسلمان گنا
جاتا ہے ورنہ نہین اب مین آپ سے اتنا ہی پوچھتا ہون
کہ اگر ہمارے ملک کے مسلمان بھائیون نے دل سے اسبات
کو مان لیا ہے اور زبان سے اقرار بھی کیا ہے تو پھر کیا وجہہ
ہے کہ وہ اپنے ہاتھون سے بنا کر نعل صاحب اور ڈھال
صاحب کی محرم مین پوجا کرتے ہین اور خواجہ خضر کی ناؤ نکالتے
ہین اور حضرت پیر کے جھنڈے نکالتے ہین اور ان چیزون
سے منت و مرادین مانگتے ہین۔ اگر اونکو یہ مسئلہ شیطان نے
نہین سکھایا ہے تو وہ دین اسلام کی کسی کتاب مین سے
نکالکر کیون نہین دکھاتے کہ دیکھو مسلمان کو خدا نے حکم دیا ہے
یا رسول نے حکم دیا ہے یا حضرت پیر نے حکم دیا ہے یا فلانے

مولوی نے حکم دیا ہے۔ تاکہ ہم بھی مان جائین اور قائل ہون اور تمھارے بتون کو برا کہنے سے باز آئین۔ بھلا یہ کیسا دین ہے کہ جسکا ذکر کسی کتاب مین نہین ملتا۔ یہ کیسا اسلام ہے کہ جسکی جڑ بنیاد کا کہین پتہ نہین لگتا۔ اب مین مسلمان بھائیون سے ہاتھہ جوڑکر التماس کرتا ہون کہ یا تو وہ اکیلے خدا ہی کو پوجین اور اوسیکے بندے کہلائین اور اوسکے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے پر عمل کرین اور اوسکی کتاب قرآن مجید کے حکم احکام پر چلین نہین تو جسے چاہین اوسے خدا بنالین اور شوق سے خاک دھول الا بلا کی پوجا کیا کرین مگر اسلام کے نام کو بٹہ نہ لگائین اور حضرت رسالت مآب کی امت کا نام بدنام نکرین پروردگار صاف کلام اللہ مین ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ

یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا شرک کرنے والون کو اور بخشتا ہے سوا اوسکے جسکو چاہتا ہے

اور فرماتا ہے

ذٰلِكُمُ اللهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ

یعنی یہی ہے اللہ پروردگار تمہارا اوسیکی ہے بادشاہی ہے اور اوسکے سوا جسکو تم پکارتے ہو وہ ایک کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہین

لیجئے آپ نے سن لیا؟ ہم نے تو آپ کو دین اسلام کا حکم کتاب اللہ سے سنا دیا آپ بھی منت و مراد غیر خدا سے مانگنے کا حکم اور نعل و ڈہال صاحب و حضرت پیر کے جہنڈے اور خواجہ خضر کی ناؤ نکالنے کا حکم ہمین کتاب سے نکالکر بتائیے۔ اگر آپ سچے ہین۔ اسی سفر مین پردوہ سے آتے ہوئے میرے ساتھہ ایک دہلی کے رئیس زادے اور ریلوے افسر ریل مین تشریف رکھتے تھے جسوقت بھیروچ کا اسٹیشن آیا تو اونکے ملازم نے ایک ناریل خرید کیا تاکہ دریائے نربدا مین بہائے اونھون نے پوچھا کہ یہ کیا حرکت کرتا ہے تو کہنے لگا کہ واہ مین خواجہ خضر کو ناریل چڑہاتا ہون۔ مین کچھہ ندی کو تھوڑا ہی مانتا ہون۔ تو اونھون نے خوب ڈانٹا اور کہا کہ شیطان کو جب کسی چیز کا پجوانا منظور ہوتا ہے تو بت نہین نعل صاحب ہی صحیح اور دریا نہین خواجہ خضر ہی صحیح۔ یون بہانے ڈہونڈھنے کے لئے تو بہت گنجایش ہے مگر کسی دین کی کتاب مین ایسی باتون کا دکھانا بہت مشکل ہے اور پھر بارگاہ خداوندی مین مُنہ دکھانا اس سے بھی زیادہ مشکل اور کافرون ہندوؤن کے الزام سے بچنا بھی سخت مشکل ہے۔

بقول مولانا حالی

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر　جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کہے آگ کو اپنا قبلہ تو کافر　کواکب مین مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنون پر کشادہ ہین راہین
پرستش کرین شوق سے جسکی چاہین

نبی کو جو چاہین خدا کر دکھائین　اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائین
مزارون پہ دن رات نذرین چڑھائین　شہیدون سے جا جا کے مانگین دعائین

نہ توحید مین کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

وہ دین جس سے توحید پھیلی جہان مین　ہوا جلوہ گر حق زمین و زمان مین
رہا شرک باقی نہ وہم و گمان مین　وہ بدلا گیا آکے ہندوستان مین

ہمیشہ سے تھا جس پہ اسلام نازان
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلمان

راقم

خادم قوم - میر صدر الدین حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکچر نمبر ۱ برائے انجمن اسلام بڑودہ ۱۹۰۲ء

صاحبان مجلس۔ ہماری قوم مین جو لوگ کہ جاگیردار و منصبدار
دولتمند و آسودہ گھرانے والے۔ نواب زادے و امیر
زادے۔ پیرزادے و مشایخ زادے ہین جنکو گھر بیٹھے
وظیفہ اور معاش ملا کرتی ہے اور جو فکر معیشت سے فارغ
نشین ہین۔ اونکے وقت اکثر بیکاری مین ضایع ہوتے
ہین اور اونکی زندگی اکثر فضولیات مین گذرتی ہے
کوئی کام اور کوئی خدمت اونکے متعلق نہین ہوتی کہ اونکو
اوسکی فکر و تردد رہے۔ کیونکہ خدا گھر بیٹھے پلاؤ کی رکابی
بھیج دیتا ہے پھر اونھین کام ہی کیا ہے کہ جسمین وہ اپنی
اوقات عزیز کو مصروف کرین۔ اسیطرح بہت سے کمانے
والے مسلمان بھی دیکھنے مین آتے ہین کہ اگر ایک شخص کماتا ہے
تو دوسرے سب نکمے اور فالتو بیٹھے بیٹھے کھاتے ہین اور
اپنا وقت بیکاری مین برباد کرتے ہین۔ اور جبکہ اونکی طبیعتین

بیکار رہنے کی عادی ہوجاتی ہین تو پھر کوئی خدمت اور کوئی کام اونکو اچھا نہین معلوم ہوتا - وہ لوگ ایسی سستی اور غفلت شعاری مین اپنی زندگی کے دن پورے کرتے ہین کہ اونکی بیکاری دیکھکر کام والے لوگون کو سخت رنج وتعب ہوتا ہے اور اونکے وقت کی بیقدری کرنے پر اوقات کے پابند لوگون کو نہایت درجہ افسوس ہوتا ہے

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ جو لوگ بیکار رہتے ہین وہ اپنا دن کیونکر گذارتے ہین اور اپنی طبیعت کو کسطرح بہلاتے ہین - کیا نکمے بیٹھے رہنے سے اونکا جی نہین گھبراتا - کیا عمر عزیز کو مفت رائیگان کرنے سے اونکا دل نہین دُکھتا - کیا اونھون نے کوئی مشغلہ وقت گذارنے کے لئے تجویز کیا ہے کیا اونھون نے کوئی طریقہ دل کے بہلنے کے لئے پسند کیا ہے اور جو طریقہ یا مشغلہ اونھون نے اختیار کیا ہے آیا وہ اونکے حق مین مفید و مستحسن ہے یا غیر مفید و مضرت رسان - اگر مفید مشغلے پوچھو تو یہ ہین -

اول

ایک تو تحصیل علم و ہنر مین مشغول ہونا کہ جسکے باعث عقل و

وشعور آتا ہے اور انسان خالق اور مخلوق کو پہچاننے لگتا
ہے اور دنیا و آخرت کی بھلائیان جمع کرنے کی قابلیت
ولیاقت پیدا کرتا ہے چنانچہ شیخ سعدی فرماتے ہین شعر
بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت وجاہ ومال ومنال
پئے علم چون شمع باید گداخت
کہ بے علم نہ توان خدارا شناخت

دوم

دوم بندگی و اطاعت خداے تعالیٰ کی بجالانا کہ جو عاقبت کا
سودا ہے اور آخرت مین کام آنے والا ہے جسکی نسبت خاقانی
نے کہا ہے شعر پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی ؛ اور حضرت مولانا روم
علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎
ہست بندہ از برای بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

سوم

سوم درس وتدریس کا مشغلہ ہے یعنی جو کچھ آپکو آتا ہے وہ
وہ دوسرون کو سکھانا کیونکہ دوسرون کو فائدہ پہونچانا ثواب کا
کام ہے اور تمھارا پڑھا ہوا پھر کس روز کام آویگا جبکہ اوس سے
کسی کو فائدہ نہ پہونچے حدیث مین آیا ہے کہ خیر الناس من ینفع

الناس یعنے اچہا آدمی وہی ہے کہ جس سے آدمیونکو نفع پہونچے شعر

جینا بہلا ہے اوسکا جو سبکی لئے جیئے　　مرنا بہلا ہے اوسکا جو اپنے لئے جیے

چہارم

چہارم شغل کتب بینی ہے کہ جس سے معلومات کو وسعت ہوتی ہے اور علم و عقل کو ترقی جسنے مدرسہ مین علم حاصل کیا اور بعد زمانہ طالب علمی کے کتب بینی نہین کی تو گویا اوس نے کچہہ علم حاصل کرنے کا مزا نہ پایا۔ بلکہ مدرسہ کا پڑہا ہوا بہی گیا یا اِس مشغلے کے جسقدر فائدے ہین ایسے کسی اور شغل مین نہین کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہمنشینی بہ از کتاب مخواہ　　کہ مصاحب بود گہ و بیگاہ

بہجت افزائی جان و راحت دل　　ہر چہ دلخواہ تست ازو حاصل

این چنین ہمدم و رفیق کہ دید　　کہ نہ رنجید و ہم نہ رنجانید۔

پنجم

پنجم کسی کتاب کا ترجمہ کرنا کہ جو مفید مضامین سے مملو ہو اور جسمین علم و عقل اور ہدایت و نصیحت کی باتین لکہی ہون۔ تاکہ ملک اور قوم کو فائدہ پہونچے اور آیندہ نسلین تمہاری نیک کوششون کا ثمرہ پائین اور تمہارے حق مین دعائے خیر کیا کرین۔

ایسا جینا جی کہ جب تو ہو انسو جائے خلق تیری یاد مین آنسو بہائے

ششم

ششم ایسی کتاب کا تالیف و تصنیف کرنا کہ جسکی زمانے کو ضرورت ہو۔ کتاب خواہ کسی علم مین ہو یا ہنر مین یا کسی اور باب مین بشرطیکہ شر کو دور کرنے والی ہو اور خیر کو پیدا کرنے والی۔ اور اگر ایسی نہین ہے تو اوسے دریا مین بہا دینا چاہیئے یا آگ مین جلا دینا چاہیئے تا کہ مخلوق اوسکو پڑہکر خراب ہو اور تمہین خدا کی درگاہ سے عذاب ہو۔

ہفتم

ہفتم وعظ گوئی اور نصیحت گوئی اختیار کرنا تا کہ گمراہون کو راہ ملے اور نا راستون کو راستی نصیب ہو اور اسمین چند شرطونکا لحاظ رہے

۱۔ ایک تو یہ کہ ہر شخص کو جس سے بات کرنے کا موقع ملے اور جسکے پاس بیٹھنے اوٹھنے کا شرف حاصل ہو اوسکو اوسکے نفع و نقصان سے آگاہ کیا کرے۔

۲۔ دوسرے اوسکو اوسکی خطا اور بھول چوک اسطرح سمجھائے کہ وہ اپنے منہ سے اوس خطا کو خطا کہنے لگے اور بری بات کی برائی کو تسلیم کرے اور جب یہ بات حاصل ہو جائے تو ناصح کو خوش

ہونا چاہیے کہ وہ اپنی کوشش مین کامیاب ہوچکا۔

۳۔ تیسرے یہ کہ اسطرح نرمی اور پیار سے گفتگو کرے کہ وہ ہرگز تم سے رنجیدہ نہو اور تمھارے پاس بیٹھنے اوٹھنے اور تم سے بات چیت کرنے سے احتراز نکرے اور رک نہ جائے اور جب ایسا ہونے لگے تو تم کو چاہیے کہ پہلے اوسکی دلجوئی کرو اور اوسکی آزردگی و ملال خاطر کو دور کرو تاکہ پھر تم کو نصیحت کرنے کا موقع ہاتھ آئے جسطرح تازہ گرفتار جانور کی وحشت اور بھڑک اور جھجک دور کرنی پڑتی ہے تاکہ وہ قابو مین آجائے اسیطرح اوسکی وحشت کو پہلے دور کرنا چاہیے جو تمھاری نصیحتون سے بیزار ہوکر تم سے الگ تھلگ رہنا ہے۔

۴۔ خواہ کوئی نصیحت مانے یا نہ مانے مگر تمکو اپنا کام کیے جانا چاہیے اور مایوس نہ ہونا چاہیے۔ اگر سو مین دس بھی نصیحت مان لین تو تمھاری مراد بر آئی اسے بھی غنیمت سمجھنا چاہیے بلکہ تمام عمر کی کوشش مین اتنا ہو جائے تو نہونے سے بہتر ہے۔

۵۔ نصیحت کرنے مین اپنی اور اپنے عزیزون کی غلطیان بھی بیان کرتے جانا چاہیے تاکہ اوسکے دل مین یہ گمان نہ پیدا

ہو کہ یہ شخص مجھے حقیر سمجھتا ہے اور مجھے شرمانے اور حقیر کرنے کے لیے نصیحت کرتا ہے۔

۶۔ خاص ایک شخص کو نصیحت کرنے کے لیئے یہ شرط ضروری ہے کہ وہ تنہائی مین ہو یا تحریر کے ذریعہ سے ہو مگر کسی گروہ یا ٹولہ کو نصیحت کرنے کے لیئے یہ شرط ضروری نہین۔

۷۔ ناصح کو لازم ہے کہ نصیحت اوسی چیز کی کرے کہ جس خرابی مین اوس زمانہ اور اوسوقت کے لوگون کو مبتلا دیکھے۔

۸۔ نماز و روزہ کی نصیحت سے زیادہ مقدم طہارت کی نصیحتین ہین کہ جو ہمکو نماز کے قابل بناتی ہین اول تو طہارت روحانی ہے دوم طہارت جسمانی مثلاً جبتک کہ انسان اپنے جسم کو غسل اور وضو سے پاک نہین کرتا نماز کے لائق نہین ہوتا اسیطرح جبتک کہ انسان روح کو تاریکی جہالت ضلالت بدعت کفر و شرک و غیبت و بدگوئی و حسد و بغض و عداوت و غرور سے پاک نہ کرے قابل نماز و روزہ حج و زکوۃ کے نہین شعر

خر عیسیٰ اگر بمکہ رود ۔ باز آید ہنوز خر باشد

لہذا ان چیزون کی نصیحت کی طرف زیادہ متوجہ ہونا چاہیئے۔ چونکہ نصیحت کرنا پیشہ انبیا علیہم السلام کا ہے اور علماء

ذوالکرام کا اسلئے اس خدمت کا درجہ اور ثواب بھی خدا
کے نزدیک نہایت وبے اندازہ ہے اور حدیث مین آیا
ہے الداع علی خیر کفا علیہ یعنے نیکی کیطرف بلانے والا نیکی
کرنے والے کے برابر ہے۔

ہشتم

ہشتم علمی مباحثہ و مناظرہ کا شغل ہے کہ ہم عمر طالب علم
آپسمین کیا کرین مگر اسمین بھی چند شرائط ہین جنکا پورے
پورے طور سے خیال رکھنا چاہیئے۔

۱- ایک تو یہ کہ تعصب وہٹ دہرمی وضد ونفسانیت
ونا انصافی سے علیحدہ ہو کر بحث کیا کرین۔

۲- دوم جس شخص کو اپنی بات کی پٹ ہو اور جو آدمی اپنا ہی بول
بالا رکھنا چاہتا ہو اور حق بات کے قبول کر لینے مین ضد اور
ورنگ کرتا ہو اور بیہودہ دلیلین پیش کرتا ہو اور اپنی ہار
کو مان لینے مین اپنی خفت سمجھتا ہو تو ایسے منکر کے ساتھ بحث
کرنا فضول ہے۔

۳- سوم جب تمھارا دل اپنی رائے کی غلطی کو تسلیم کرے تو
تم بھی جھٹ زبان سے اقرار و اعتراف کیا کرو اور اوسمین

اپنی سبکی و اہانت نہ سمجھو کیونکہ تم سے غلطی کا ہونا کوئی
تعجب کی بات نہین۔ تم خدا نہین ہو کہ تم سے غلطی نہین ہوسکتی
حضرت عمر و حضرت علی اور بہت سے بزرگون نے اپنی غلطیون
کو قبول کیا ہے پس جبکہ وہ حقیر نہ ہوئے تو تم کیونکر ہوسکتے ہو۔
۴۔ چہارم زبان سے سخت و سست الفاظ نہ نکلین
کیونکہ یہ شیوہ شریفونکا نہین۔
۵۔ پنجم تمھاری آواز بھی مقابل کی آواز سے اونچی نہ ہونی
چاہیے کیونکہ بحث کرنے والا تمھارا مجرم نہین جسکو تم دہمکی دینا
چاہتے ہو۔ بلکہ ایک گرم ہوجائے تو دوسرے کو نرم ہونا
چاہیے اور ذرا دیر ٹھہرکر دم لیکر غصہ فرو کرکے بحث
شروع کرنا چاہیے تاکہ آپسمین رنجش و بگاڑ کی صورت نہ پیدا ہو
۶۔ ششم یہ بھی یاد رہے کہ ایسی بحث مباحثون کی آزردگی
کو دل مین جگہہ دیکر بغض و عناد۔ کینہ و عداوت نہ پیدا کرین
جیسا کہ ہمارے علما عقل کے دشمن کر رہے ہین۔
۷۔ بحث ہمیشہ اس فائدے کے لئے کی جاتی ہے کہ اختلاف
دور ہو اور حق بات پر فریقین متفق ہوجائین۔ لیکن جب
دیکھو کہ اختلاف تو دور نہین ہوتا بلکہ نفسانی اختلاف بڑہتا

جاتا ہے تو اوس بحث کو ملتوی اور بند کرنا چاہئے۔

۸ - اپنی اپنی رائے پر سکو قائم رہنے کا اختیار ہے کچھہ کسی پر زور و زبردستی نہین ہے - اگر وہ تمہاری رائے کو بری سمجھکر تمکو برا کہنے لگے تو یہ اوسکی حماقت ہے - اور اگر تم اوسکی رائے کو برا سمجھکر اوسے برا کہنے لگو تو یہ تمہاری حماقت ہے جو شخص پیٹھہ پیچھے کسیکو برا کہتا ہے تو لوگ وہ بات ضرور اوسکے کانون تک پہونچا دیتے ہین اور اسمین سوائے بدمزگی اور دشمنی کے کچھہ حاصل نہین ہوتا آدمی وہی اچھا ہے جو دشمن کو بھی دوست بنانے کی فکر مین رہے نہ کہ دوستونکو بدزبانی و بدگوئی سے دشمن بنا لے ۔۔

۹ - تم ہمیشہ بحث کرکے شیر و شکر ہو جایا کرو اور یہ کہدیا کرو کہ اگر تم نے میری رائے کو قبول نہین کیا یا مینے تمہاری رائے کو تسلیم نہین کیا تو اسمین کیا حرج ہو گیا میری رائے میرے نزدیک انسب اور تمہاری رائے تمہارے نزدیک بہتر چلو فیصلہ ہوا۔

۱۰ - مسائل دینیات مین بہت کم بحث کیا کرو کیونکہ یہ بحثین ہمارے عالمون کو مبارک رہین جو آپسمین لڑکر جاہلون کی مٹی خراب کر رہے ہین - ان بحثون سے اسلام کو تقویت

نہیں پہونچتی بلکہ تفرقے پیدا ہوتے جاتے ہیں جو روز ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

مشغلۂ نہم

نہم مشغلہ شعر و شاعری ہے کہ جسکے فوائد بسیار اور منافع بیشمار ہیں مخصوص اصلاح زبان و فیض رسانی عوام کے لئے اس مشغلہ کو پسند کرنا چاہئے اور یہ مشغلہ بھی صاحبان علم و فضل اور تہذیب یافتہ اقوام کا ہے۔ مگر طرز مغربی اختیار کی جائے اور مفید مضامین پر قلم اوٹھایا جائے۔ بڈہوں کے نقش قدم پر چلنا ضرور نہیں۔ اور انکو انکا طریقہ اختیار کرنا کچھ لازم نہیں۔ پرانی لکیر کے فقیر بنے رہنا کام عقلمندونکا نہیں۔ عشقیہ اور بیہودہ مضامین لکھنے سے سخت پرہیز کرنا چاہیے وہ کام کبھی نہ کرو کہ جسمیں کچھ فائدہ نہو۔ اگر اسپر بھی لوگ شاعری کو برا کہیں اور نحس سمجھیں تو اونکی کم سمجھی ہے کج فہمی جہالت ہے اور وہ نیکی سے رو کتے ہیں کیونکہ حضرت علی شعر کہتے تھے۔ حضرت حسان بن ثابت اور بہت سے اصحاب شعر کہتے تھے۔ حضرت امام زین العابدین شعر کہتے تھے حضرت پیران پیر عبدالقادر جیلانی شعر کہتے تھے۔

حضرت امام ابو حنیفہ شعر کہتے تھے حضرت خواجہ معین الدین چشتی شعر کہتے تھے۔ حضرت امام شافعی رح شعر کہتے تھے حضرت مولانا روم رح شعر کہتے تھے۔

کیا یہ لوگ بزرگان دین نہ تھے کیا یہ سب لوگ بُرا کرتے تھے ہم مگر یہ ان ایسے شعر نہیں کہتے تھے جیسے کہ آجکل کے شعرا کہتے ہیں جسمیں بے حیائی فحش کلمات اور ترغیب شراب نوشی و حرام کاری و شاہد بازی کی پائی جاتی ہے اور بے ادبی اللہ جل شانہ و پیغمبران علیہم السلام و بزرگان دین و سبکی دین و ایمان و قرآن وکعبہ و احکام الٰہی کی صاف ظاہر و مترشح ہوتی ہے چنانچہ نمونہ اس ناپاک شاعری کا حاضر ہے دیکھ لیجئے نقل کفر کفر نباشد

بے حیائی کا نمونہ	ہیں نے اوٹھیں ٹھایا جو پہلو ہیں پیار کر مجھ سے وہ دور ہٹ گئے اک چیخ مار کر وصل کی شب بھی ہاتھا پائی کی مرحبا خوب ہی وفائی کی
ترغیب شاہد بازی	میرا جو دست شوق پڑا جا کے سینہ پر بولے وہ دور ہو مری انگیا مسک گئی

	پتلی کمر پہ سیکڑوں بل کھائے جاتے ہیں گدرائی چھاتیاں ہیں تو اترائے جاتے ہیں
ترغیب لونڈے بازی	میں نے بوسہ جو طلب اوس شہ خوباں سے کیا خط بتایا کہ یہ فرمان معافی دیکھو سبزہ آغاز وہ ہوئے جس دم ہم بھی ہریالی کے ہرن ٹھہرے
ترغیب شراب نوشی	وہ رند ہوں کہ ساغر مے جب میں پا گیا اک بار یا غفور کہا اور چڑھا گیا مے پی بھی لے پھر توبہ بھی ہوجائیگی زاہد کمبخت قیامت ابھی آئی نہیں جاتی
بے ادبی پیغمبران	مر مٹو اے خضر کمسن کے لئے زندگی آخر یہ کس دن کے لئے طور پر برق تجلی سے جو موسیٰ ہوئے غش خوب دیکھا تو وہ تیری ہی شرارت نکلی
بے ادبی کعبہ	کعبہ اگر نہ جائے تو چڑھتے کیوں گدھے پر رسوا یہ شیخ جی ہیں اپنی حماقتوں سے
بے ادبی قرآن	تو نہ چھونے دیگا اپنے مصحف رخسار کو

	چھوتے ہین ہر روز قرآن کو مسلمان کسلئے
بے ادبی ایمان	میری پڑی جو ابروئے محمد پہ نظر مین نے بھی اپنا طاق ایمان رکھدیا
بے ادبی خدا تعالی	حور ہے یارب جو مومن کے لئے بھیجدے دنیا مین وودن کے لئے کیا رخصت جو مین نے مہ لقا کو نہ سونپا بدگمانی سے خدا کو

صاحبو مثل مشہور ہے کہ جو کچھہ دیگ مین ہوتا ہے وہی
چمچے مین آتا ہے۔ پس جو کچھہ کہ زہر ان شاعرون کے دل
و دماغ مین بھرا تھا وہی انکے اشعار سے ظاہر و ہویدا ہو گیا۔
انکو اچھے مضامین کیون نہ سوجھے۔ اسلئے نہ سوجھے کہ انھون
نے آنکھین میچ کر اگلون کی پیروی کی۔ سوچ سمجھکر قدم نہ اوٹھایا
لیکن تم کو ایسا کرنا لازم نہین۔ تم کو عقل خدا نے اسی لئے دی ہے
کہ اوس سے تم ہر کام کے انجام کو سوچو اور نفع و نقصان سے
واقف ہو اور پھر اوس کام مین دل لگاؤ کہ جسکا اچھا نتیجہ
بر آمد ہو اور اس دنیا کے گلزار سراپا بہار مین ایسے بیج بویا کرو
کہ جسکا شیرین اور لطیف ثمرہ ہاتھہ لگے۔ اپنی محنتون اور کوششون

اُسکو برا یاد نکرو۔ خدا اور مخلوق کے نزدیک بُرا ملعون نہ ہو۔
کیا کسی اور قوم کی شاعری مین ایسی تکو ایسے اشعار ملسکتے
ہین کہ خود کسی مذہب کا آدمی اپنے مذہب کی توہین کرے
اور ہجو لکھے اور ممنوعات کی ترغیب دے۔ استغفر اللہ کیا
کوئی عیب دار اور بدکار شخص بھی عیبون اور بدیون کی تعریف
کرنے کو اچھا سمجھتا ہے اور اونکو اسطرح بیان کرتا ہے کہ لوگ
اوس عیب کو ہنر اور برائی کو بھلائی سمجھنے لگین نعوذ باللہ
اگر ایسا کرے تو کیا اوسنے شیطان کی مدد نہین کی۔ بلکہ ایسی
مدد کی کہ شیطان انھین لوگون کو اپنی خلافت سونپکر آپ
تھوڑے روز آرام لے اور تھک گیا ہے تو تعجب نہین۔
صاحبو جو لوگ کہ بہکانے ورغلانے اور بری راہ بتانے
والے ہین اونھین شیطان کا جانشین تصور کرنا چاہیے۔ بقول حالی
کہ عقلونپہ پردے دیے ڈال اونھون نے   ہین کر دیا فارغ البال اونھون نے

دہم

شغل دہم۔ یہ ہے کہ لوگون کی خدمت کرنا۔ ہاتھ پیر سے۔ جان
ومال سے۔ سر وچشم سے۔ تن دہی سے۔ سرگرمی سے جسطرح بن سکے
اوسطرح یعنی اونکی مشکلون اور مصیبتون کو دیکھکر چپ نہ بیٹھے

بالکل اپنی ذات سے جہانتک ممکن ہو مدد دے جیسا کہ کنارہ پر کھڑے رہنے والے کا حق ہے کہ ڈوبتے ہوئے کو بچائے اور اگر کسی کے گھر کو آگ لگی ہوئی دیکھے تو فرض ہے کہ اوسکے بجھانے میں کوشش کیجائے ایسا ہی دوسری مصیبتوں اور آفتوں کے وقت بھی دوڑ پہونچنا ہر انسان کا فرض ہے اور اگر ایسا نکرے بلکہ دوسروں کی مصیبتوں پر خوش ہو یا ہنسے یا چپ بیٹھکر تماشا دیکھے تو وہ سنگدل اور بے درد ہرگز انسان نہیں بلکہ درندہ اور جونخوار بھیڑیا ہے خدا ایسے کے سایہ سے بھی دور رکھے اور مدد کے مستحق زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو قرابتدار ہیں یا ہمسایہ ہیں یا ملاقاتی ہیں یا ہمقوم ہیں یا ہموطن ہیں۔ ان لوگوں کی مدد کرنا بہ نسبت اور لوگوں کے مقدم ہے اور پھر تمام ابنائے جنس و بنی آدم ایک دوسرے کی مدد کے مستحق ہیں دیکھو قوم کی مدد کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ارشاد فرماتے ہیں المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر زیادتی کرے اور نہ اوسکو نشانہ من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ جو شخص اپنے بھائی

کے کام مین رہتا ہے خدا تعالیٰ اوسکے کام مین رہتا ہے

ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ بہا کربۃ من کرب یوم القیامۃ جو مسلمان کے غم کو دفع کریگا تو اللہ اوسکے غم کو قیامت کے غمون سے دفع کریگا ۔

عبادت بجز خدمت خلق نیست　　بتسبیح سجادہ و دلق نیست

یازدہم

گیارہوان شغل یہ ہے کہ صحبت علما و فضلا مین بیٹھنا۔ تاکہ اونکے پرتو سے علم و فضل کا شوق پیدا ہو اور تہذیب و شایستگی آئے ۔ یہ بھی جان لو کہ صرف علم دین کے جاننے والے کو عالم نہین کہتے بلکہ یہ لوگ بھی عالم ہین جو بیرسٹر ہون ۔ بی اے ہون ۔ ایم اے ہون ۔ ایف اے ہون ۔ میٹرک ہون ۔ خواہ کوئی بھی علم کے عالم ہون ۔ ان سبکی صحبت مفید ہے مگر یہ شرط ضروری ہے کہ عالم باعمل کی صحبت اختیار کرے ۔ عالم بے عمل سے دور رہے اور جاہل سے تو اسقدر پرہیز کرے کہ جسقدر شیخ سعدی کو نفرت اور پرہیز تھا جیساکہ اونکے کلام سے ثابت ہوتا ہے ۔

سر جاہلان بر سر دار بہ　　کہ جاہل بخواری گرفتار بہ

ز جاہل گریزندہ چون تیر باش — نیامیختہ چون شکر شیر باش
ز جاہل نیاید جز افعال بد — از و نشنوی کس جز اقوال بد

دوازدہم

اور کھیلون مین مفید شغل وہ ہین جسمین ورزش جسمانی کا فائدہ ہوتا ہے جیسے کہ شغل شکار و گیند بازی و بندوق بازی و پیراکی وغیرہ - ان کھیلون سے جسم مین چستی و چالاکی و طاقت آتی ہے اور تندرستی کی اعانت کرتی ہے بیماری کو ہٹاتی ہے طبیعت کو جفاکش اور ہاتھ پیرون کو مضبوط بناتی ہے یہی باعث ہے کہ سرکار نے مدرسون مین علم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسکو بھی رواج دیا ہے تاکہ ہمارے قوی کمزور اور ہماری طبیعتین آرام طلب نہ ہوجائین۔

آمدم برسر مطلب

صاحبو مین نے بہت مفید شغل بیان کردیے اور تقریر کو بہت طول دیا اب تھوڑی سی مطلب کی بات رہی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ خود دانائی سے میری فریاد پہ غور کرین کہ ان سب شغلون کو چھوڑ کر اپنا وقت گرانمایہ اور عمر عزیز بیہودہ اور غیر مفید شغلون مین صرف کرنا کسقدر نقصان مایہ و شماتت

ہمسایہ کا موجب ہے - اے بیکار دوستو اور اے فارغ شغلون
جبو وقت کہان بار بار ہاتھ لگنے والا ہے کہ جسکو بیہودہ
شغلون مین ضایع کرتے ہو اور عمر کب تک وفا کرنے والی ہے
کہ جیسے ایسی بے دردی سے بیہودہ کامون مین خراب کرتے ہو
مین اپنی قوم کے ہر افراد کو در ین زمانہ بہت مضر اور
بیہودہ شغلون مین مصروف دیکھتا ہون - کیون یہ لوگ اپنے
نفع و نقصان کو خیال کرکے کوئی کام نہین کرتے کیون انکی سمجھ
مین نہین آتا کہ ہم جو کام کرتے ہین وہ بے فائدہ ہے یا فائدہ مند
کیون انکے وقت کے برباد جانے کا انکے والدین کو صدمہ نہین
ہوتا - کیون انکی تباہ حالت کا ملال انکے بوڑھے بڑے ونکو نہین
ہوتا - کیون انکو کوئی نہین سمجھاتا کہ یہ شغل جسمین تم مصروف
ہو اور رات دن گھنٹون گھڑیون مصروف رہتے ہو کسی کام
نہ آوینگے -

ہائے اے میری قوم کے نونہالو اور اے میرے عزیزو
کوئی ایسے کام مین مصروف ہوجاؤ کہ وہ خود تمھارے حق مفید
ہو یا ایسے کام مین مصروف کہ دوسرون کے لئے مفید ہو -
تاکہ تمہین مرنیکے بعد کوئی یاد تو کرے کہ فلان آدمی اچھا تھا

دیکھو اپنے لئے اوس نے یہ یہ کام عمدہ کئے اور اہل و عیال
و متعلقین کے لئے اوس نے یہ یہ کام عمدہ کئے اور غیروں
کے لئے یہ کام اچھے کرگیا۔ اے دوستو کیا گنجفہ چوسر و شطرنج
مرغ بازی و بٹیر بازی و کبوتر بازی اچھے کام ہیں کیا اس
شغل میں تمھارا جو وقت ضایع جاتا ہے وہ تمھارے یا دوسرے
کسی کے کام آتا ہے۔ نہیں۔ کیا ان ناکارہ شغلوں کے پیچھے
یہ یاد ہونے کا تمھارے دلوں کو صدمہ نہیں پہونچتا پہونچتا
تو ضرور ہوگا مگر افسوس کہ تم کو کوئی راہ پر لگانے والا نہیں
نہ ماں باپ کو اتنی سمجھ ہے کہ ہم اپنی جوان اولاد کو جو بیکار
پڑی رہتی ہے کسی کام میں لگائیں اور وقت کی قدر و قیمت
سکھائیں اور نہ مولویوں کو اس بات کی فکر ہے کہ امت محمدی
کو خطرناک راہوں سے بچائیں اور وعظ و نصائح کے ذریعے
سے اونکے خام خیالات سے اونکو آگاہ کریں اور بیہودہ
اور بیکار شغلہ و اشغال سے چھڑائیں ؎

رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماویٰ نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملا

چند روز ہوئے میرے یہاں چند نجار بڑھئی لوگ کام پر مامور
تھے جب اونکا کام ختم ہوچکا تو بہت گھبرانے لگے اور ایک

گھڑی بھی بیکار رہنا دشوار ہوا۔ مجھ سے بہ لجاجت کہنے لگے
کہ جبتک ہمیں کسی اور جگہ کام نہ ملے تب تک آپ ہمیں کچھ اور
کام بتائیے۔ میں نے اونھیں جواب دیدیا کہ اب میرے ہان
کام نہیں ہے تو اونکے چہرے پر آثار ملال کے نمایان ہوے
اور بیٹھے بیٹھے ایک لکڑی کو تراشنے لگے اور کہنے لگے کہ اب
بیکاری میں دن کیسے کٹے گا۔ میں نے اپنے نوکرون کی طرف
اشارہ کیا کہ اونکے ساتھہ گنجفہ کھیلو۔ دل بہل جائیگا۔ کیونکہ
نوکر اوسوقت بیٹھے ہوے گنجفہ کھیل رہے تھے تو اونھون نے
ناک بھون چڑھا کر کہا کہ معاف رکھیے۔ اس سے ہمیں کیا فائدہ
ہوگا۔ صاحبو مجھپر اوسوقت اونکے کام نے ایسا اثر کیا کہ بیان
نہیں ہوسکتا۔

دوستو تمھارے ایسے نامبارک وقت سے نجارون
سنارون۔ لوہارون۔ معمارون۔ سنگ تراشون ہنرورون
کا وقت ہزار درجہ اچھا ہے کہ جو اونکے فائدہ کے کامون
میں صرف ہوتا ہے۔ تم سے مٹی کے کھودنے والے اور ٹوکریان
اوٹھانے والے اور گھوڑے کھجانے والے بہتر ہیں کہ جو اپنی
جان اور اپنے اہل وعیال کی جانون کو سکھہ پہونچانے کے لیے

شام کو اپنی محنت کی اُجرت کے چار آنے کا آٹا گھر کو لیجاتی ہیں اور دل میں خوش ہوتی ہیں کہ ہمنے اپنے وقت کو بہتر کام میں صرف کیا۔

دوستو تمھاری زندگی کو ایک انگریز نے گھانس پھونس سے مثال دی ہے کہ پیدا ہوتی ہے اور مٹ جاتی ہے یعنے نہ تمھارے آنے کی دنیا کو خوشی ہونی چاہیئے اور نہ تمھارے جانے کا دنیا کو غم ہونا چاہیئے۔ اب میں تمھیں سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مثال صحیح ہے یا غلط۔ تم آپ ہی انصاف سے کہدو اگر مجھ سے پوچھو تو گھاس پھونس بھی تم سے اچھی ہے اسکو ہمارے گھوڑے اور بیل کھاکر موٹے تازے ہوتے ہیں اور ہمارے کام آتے ہیں"

نقل ہے کہ ایک شخص نے بڑی مشکلوں سے اور عمل عملیات کے زور سے ایک ہمزاد کو تابع کیا۔ وہ ہمیشہ اپنے عامل کو نزدیک و دور کی خبریں لاکر سنایا کرتا لیکن عامل خواہ سوتا ہو یا جاگتا ہو ہمزاد کسی حالت میں بھی اپنی خدمت سے باز نہ رہتا۔ جب عامل کا دم ناک میں آگیا تو اسنے کہا اللہ تو مجھے اسقدر پریشان نکر اور وقت فرصت دیکھکر خبریں

سنایا کر سوتے سے نہ اوٹھایا کرے"
ہمزاد نے کہا یہ تو مجھہ سے نہوگا میں تو اپنی ڈیوٹی کسیوقت
بازنہیں رہ سکتا ورنہ کچھہ اور کام میرے لائق تجویز ہونا چاہیے
عامل نے سوچ سوچ کر اوسے حکم دیا کہ جہان تک مین سوتا
رہون یا اور کسی کام مین مصروف ہون وہان تک تو اس
بانس پر چڑھ اور اوتر کیا کر۔ ہمزاد خوش ہو کر تسلیم
بجالایا اور اپنے کام مین مصروف ہوا۔
دوستو جیسا کہ ہمزاد کا بانس پر چڑھنا اوتر نا بیکار
اور لغو ہے جیسا کہ عامل نے ہمزاد کو بانس بتادیا ویسا ہی
شیطان نے تمہارے ہاتھون مین گنجفہ تھادیا تا کہ تم دین و
دنیا کی ضرورتون سے غافل رہو"

لعنت کرو یہ شغلو پہ اے یار دوستو ۔ ہو جاؤ نیک کام پہ تیار دوستو
ضائع کرو نہ عمر کو ہشیار دوستو ۔ جاتا رہیگا وقت یہ زنہار دوستو

بازآؤ بازیون سے تو بہتر کام کچھہ نہے
ہو صبح سے جو فکر تو تا شام کچھہ ہے

دوستو ہم نے جسقدر اچھے شغل اشغال اس لکچر مین بیان
کئے وہ مخصوص اون لوگون کے لئے زیادہ توجہ کے قابل

ہین جو بے روزگار رہتے ہین یا آسودہ حال ہین جنھین روزگار
کی ضرورت نہین اور جو لوگ کہ ملازمت پیشہ یا تجارت پیشہ یا
زراعت کا پیشہ رکھتے ہین یا صنعت وحرفت جانتے ہین تو اونکی
لیے یہ مشاغل بھی برے نہین بلکہ نہایت بہتر و انسب ہین
کیونکہ رزق حلال پیدا کرنا اور اپنے قوت بازو سے روٹی
کمانا ہر انسان جوان تندرست پر فرض ہے اور خدا کی عبادت
وبندگی کے لئے اپنی ذات کو کھانے کپڑے کی فکرون سے
فراغت دینا عبادت کا ثواب رکھتا ہے اور اپنے بال بچون کو
اور ضعیف مان باپ کو پرورش کرنے کی غرض سے اور آرام
پہونچانے کی نیت سے کمانا بھی عبادت مین داخل ہے اور اسکے
علاوہ اور بھی بہت فائدے ہین پس یہ سب ملکر بارہ اور چار
سولہ شغل ہوے کہ جو انسانون کے مصروف ومشغول ہونے
کے لائق ہین اور جنمین وقت ضائع کرنے کا اندیشہ نہین - باقی
سب لہو ولعب فضول ہے اور اوسمین عمر کا برباد کرنا عبث -
المختصر اس لکچر کا ماحصل صرف ایک بات ہے اور وہ سو باتون
کی ایک بات ہے اور لاکھون روپیہ سے زیادہ قیمتی بات ہے
اور وہ بات یہ ہے کہ تم ہمت کرو اور دلسے ارادہ کرو او نیمو کا

کے ساتھ عہد کرو اور قسم کھالو۔ بلکہ یہ اقرارنامہ اور قسم نامہ
ایک تختہ مین اپنے دستخط کے ساتھ لکھکر مکان مین دیوار سے آویزان کردو

کہ ہم ہرگز اوس کام کو ہاتھ نہ لگاوینگے جسمین کوئی
فائدہ نظر نہ آے اور جو کام کہ فضول اور عبث ہو
اور کبھی اپنی تمام عمر مین ایسا کام نکرینگے۔ ہم مصمم
عہد کرتے ہین اور ویسے ارادہ کرلیا ہے ہم انشاء اللہ
اپنے قول سے ہرگز نہ پھرین گے اگر مرد ہین اور
اگر مومن ہین" دستخط فلان بن فلان

پس ایسا اگر تم نے کرلیا تو یقین مانو کہ تم نے گڑہ جیت لیا
اور تمہارا نام کامیاب لوگون کے گروہ مین لکھا جائیگا اور
انسان اشرف المخلوقات وخلیفہ الٰہی کے معزز خطاب کے
لائق ہوجاؤگے اور تم پکے مسلمان خیرالامم کہلانے کے
مستحق بنجاؤگے جیسا کہ حدیث مین بھی موجود ہے کہ فرمایا حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الاسلام ترکہ مالا یعنیہ
اسلام یہی ہے کہ لایعنی اور بے معنی اور بیفائدہ کامون کو
ترک کرے۔

پس اگر کوئی شخص تمھین پھر کسی ایسے لغو کام کے لئے آمادہ

کرے تو تم اوس سے صاف کہدینا کہ مین ایسا کام ہرگز
نہین کرسکتا جسمین کوئی فائدہ نہو۔ اگر تم اسکے فائدے
اخلاق کی کتابون سے یا شریعت سے یا طب سے نکالکر
بتاؤ یا ثابت کرو تو مین اوس کام کو بخوشی کرنے کو آمادہ ہو
جاتا ہون۔ ورنہ کبھی نکرونگا چاہے کچھہ ہو"

پس جب تم نے ایسا کیا تو تم اون رسم ورواج کی
بیڑیون سے بھی آزاد ہوجاؤگے جو رسمین کہ فضول بیفائدہ
اور بیہودہ ہین اور جن کے کرنے کے لئے تم کو مجبور کیا جاتا
ہے۔

اے دوستو یہ کوئی بڑا کام نہین ہے اگر تم دلسے اسے
کرنا چاہو اور اگر تم اپنے نفع ونقصان کو سمجھتے ہو تو۔ کیونکہ
سمجھدار کو دیوانگی کے کام کرنا شرط انسانیت نہین۔ اے
دوستو تم اس بارہ مین ننگی تلوار کی طرح تیز ہوجاؤ اور جو شخص
تم کو فضول کامون کے کرنے کے لئے کچھہ کہے تو اوسکی زبان
نکالکر اوسکے سامنے رکھدو تاکہ آیندہ کوئی نادان ایسی نادانی
نکرنے پائے۔

اوسکو اپنے سامنے سے نکالدینا۔ اور وہ تو ضرور ہی چپ ہو جاویگا
کیونکہ فضول کام کے فائدے کہان سے لاکر بتلائیگا۔ اور اپنی حماقتون
کی گفتگو کو کس کتاب سے ثابت کریگا۔ اگر کوئی لاجواب ہو اور
اپنی کھسیانہ پن مٹانے کے لئے یون کہے کہ یہ بات اور یہ رسم
باپ دادا سے ہوتی آئی ہے اسے نہین چھوڑنا چاہیئے۔ تو اوسے
کہو کہ اے مردود یہی قول حضرت پیغمبر علیہ السلام کے مخالفونکا
تھا اور یہی قول کافرون عقل کے اندھون کا تھا اور یہی قول
ابوجہل بدبخت کا تھا چنانچہ کلام شریف مین موجود ہے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا

ترجمہ

جب کہا جاتا ہے اونکو کہ پیروی کرو اس چیز کی کہ اوتاری ہے اللہ نے
تو کہتے ہین کہ پیروی کرینگے اوس چیز کی کہ پایا ہمنے اوپر اوسکی اپنے باپونکو

پس تم اوس باپ دادا کی پیروی کرانے والے کو ایک
گھونسہ یا ایک لات ایسی مارو کہ وہ اوندھے منہ زمین پر جا پڑے
اور ایسے دشمن خدا و دشمن عقل کی صورت نہ دیکھو جبتک
کہ وہ اپنے قول سے توبہ نکرے بلکہ مسجدون کے پیش اماموں سے
[illegible]

نہ سمجھین۔ کیونکہ وہ تو صاف کلام اللہ کے خلاف بک رہا ہے اور کہتا ہے کہ باپ دادا کی ریت رسمون کو نہ چھوڑنا چاہیئے۔ خیر مین نے یہ باتین ایسی کہین کہ جو ننگی شمشیر بننے والے کو کہنا لازم ہین۔ اگر تم مین اپنا کام نکالنے کی لیاقت ہے اور تم اپنے ارادہ کے مضبوط ہو تو ہزار کوئی بہکائے تو کیا ہوگا یہی ہوگا کہ تمہاری دو چار باتین سنکر یا دو چار جوتے کھاکر سامنے سے ٹل جائیگا اور تم وہی کروگے جو تم کو کرنا زیبا ہے جو تم کو خدا و رسول سے اجازت ملی ہے یا جس مین کہ تم کو اچھی طرح فائدے نظر آتے ہین۔ کیونکہ یہی کام انسانون کے ہین اور یہی کام مسلمانون کے ہین۔ دوستو اب ہم اس شعر پر اپنا لکچر ختم کرتے ہین ؎

شعر

نصیحت ہمین است جان برادر
که اوقات ضائع مکن تا توانی

راقم۔ خادم قوم۔ میر صدر الدین حسین عفی عنہ

۵۱۳۸۶

گلدستہ منافع

علم اخلاق مین اعلی درجہ کے مضامین جس سے عقل کو وہ جیسہ ترقی ہوتا اور مسلمانونکو وہ عیوب جن جن کے بیان کئے ہین کہ جن علتون سے وہ برباد ہو رہے ہین قیمت حصہ اول ۸ حصہ دوم ۸

گلدستہ فلاح

اہل یورپ مین کیا کیا خوبیان موجود ہین کہ جسکی بدولت وہ بے انتہا ترقی کر گئے اور ہماری قوم مین کیا کیا برائیان ہین کہ جسکے سبب سے انکی حالت تباہ اور پریشان ہو رہی ہے دونون کی عادتون اور خصلتون کا مقابلہ اس کتاب مین دیکھو قیمت (۱۲)

گلدستہ تمیز

عورتون کو خانہ داری کا انتظام اور سلیقہ سکہانے کے لیے یہ کتاب بے مثل ہے جن لوگون کو گھر سنسار سے واقفیت نہین انکو دنیا مین چین و آرام نصیب نہین قیمت ۸

اسلام کے عقائد

دین کی جڑ اور اسلام کی ابتدا عقائد سے ہوتی ہے جبتک عقائد درست نہین اوسکا
ایمان مضبوط نہین۔ لوگ جو جان اور مال سے زیادہ ایمان کو عزیز رکھتے ہین اوسی ایمان کا
نام عقائد ہے۔ اس کتاب مین سوال و جواب کے طور پر وہ عقائد لکھے جو ہر مسلمان
کو جاننا بوجھنا۔ یاد رکھنا فرض ہے بچون کو عورتونکو سیکھنے سکھانیکے لیے بہت آسانی
ہو رہی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے سوال و جواب خود بخود منہ پر یاد ہو جاتے
ہین۔ یہ گویا دین کی پہلی کتاب ہے۔ ہر دیندار کے گھر مین اسکا ہونا ضروری
ہے۔ قیمت کچھہ نہین صرف ایک آنہ (۱/)

اسلام کی خوبیان

اس کتاب مین۔ کلمہ نماز۔ روزہ۔ زکوۃ حج کی خوبیان اور فائدے عقلی
دلیلون سے لکھے ہین کہ ہر شخص اوسکو قبول کرے۔ اور کافرونکو بھی اوسکے
تسلیم کرنے مین انکار نہو۔ پس جو شخص اسے پڑھیگا وہ بخوبی سمجھیگا کہ دین کے
کامون مین دنیا کے بھی کسقدر فائدے جمع ہین۔ سچا دین وہی ہے جو عقل کے
مطابق ہے ہر شخص ذی شعور اس چھوٹی سی کتاب کو دیکھکر اسلام کا شیدا ہو جاتا ہے
آجکل انگریزی لوگون کے دماغ سے مذہبی پابندی کا خیال اوٹھتا جاتا ہے۔ وجہ کیا
کہ پہلے سے اونکو دینی اور مذہبی تعلیم نہین دیجاتی پس وہ لا مذہب ہونے لگتے ہین ایسے
طالب علمونکو ضرور یہ کتاب دکھانی چاہیے۔ اور افضل الدین بھی بچونکی بے دینی سے
ہوا شدہ دار ہین اولاد کی بے دینی کا وبال اونہین کی گردن پر ہوگا کیونکہ انہون نے
بچپن ہی سے بچون کے دلونمین دین کی محبت نہ پیدا کی۔ اب بھی اگر ہوش مین آئین اور
تلافی مافات کرنا چاہین تو عمدہ موقع ہے قیمت کچھہ نہین صرف ایک آنہ (۱/)

المشتہر۔ خاکسار شیخ عبد اللہ بن محمد منیجر اخبار دکن پونہ مالک دکن محلہ مومن پورہ

اشتہار اشاعت آثار

نواب صدر الدین حسین خانصاحب کی تصانیف جسکا حرف حرف
نصیحت سے لبریز ہے اور جسکی سطر سطر اور فقرہ فقرہ اس زمانہ کی ایک
ایک تصنیف سے زیادہ قیمتی ہے اور جسکا کوئی جملہ ڈہونڈہے سے بھی بے
ضرورت اور بیکار نہیں پاسکتا اور جسکے لفظ لفظ پر سچے موتیونکو نچھاور
کرنا چاہیے اور جسنے ان تصانیف کو دیکھا اور پڑہا ضرور عقلمند اور سمجھدار
اور صاحب فہم ہوگیا ورنہ اونٹ بھر کتابیں پڑہکر بھی لوگ بیوقوف اور
جانگلو رہتے اور اونکے خیالات نہیں سدہرتے خدا کے فضل سے نواب
صاحب کی کتابیں آٹھ دس طبع ہوگئیں ہیں اور باقی چھپتی رہتی ہیں
ہم ان کتابونکو اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ اگر کوئی کتاب نواب
صاحب کی ہمارے قول کے خلاف اور ہماری تعریف کے خلاف نظر آوے
تو ہمیں فوراً واپس کردیں ہم اونکی قیمت پھیر دینگے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گلدستۂ تہذیب	۸ر	گلدستۂ فوائد	۴ر	اسلام کے عقائد	۱ر
گلدستۂ منافع	۸ر	گلدستۂ فلاح	۴ر	اسلام کی صداقت	۱ر
گلدستۂ منافع حصہ دوم	۸ر	نغمۂ صدر	۳ر	اسلام کی خوبیاں	۱ر
گلدستۂ علوم	۸ر	گنجینۂ آرام	۲ر	محرم کی بدعتیں	۱ر